معاشرے اور جذباتی عقیدۂ تقدیر (زندگی کو عادتاً خدا کی منشا کے حوالے سے دیکھنا) کے نتیجے میں غریبوں میں احساسِ کمتری کا احساس جاگزین ہوتا چلا گیا ہے۔

اپنی ذات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کا نظریہ اجنبی اور غیر حقیقی ہے۔ یہ ان چیلنجوں میں سے ایک ہے جس کا سامنا چرچ کو ہے۔ جبکہ غریبوں سے محبت، اپنے ممبروں کو عزت نفس، اعتماد اور بصیرت دینا اور ایک وجود کے طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے میں چرچ کی مدد کرنے کے بارے میں سب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک سست اور بتدریج عمل ہے۔ لیکن اس پر پیشقدمی جاری ہے۔

پاکستان کے دیہاتوں اور قصبوں کے عیسائی تعداد میں اپنے کو کم محسوس کرتے ہوئے بستی میں اکھٹے رہنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ اس سے انہیں باہمی حمایت، حوصلہ افزائی اور تحفظ ملتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ چرچ نے ماضی میں بالخصوص تعلیم، صحت اور غریبوں اور پناہ گزینوں کی امداد کے سلسلے میں جو خدمات مہیا کی ہیں اور جنہیں وہ اب بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہیں ملک کے عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی میں گراں قدر اضافہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

عیسائی سکولوں میں تعلیم کا معیار بہت اعلیٰ ہے اس وجہ سے ان میں نشستوں کی بڑی مانگ رہتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ چرچ سے ناوابستہ ایک تاجر نے کیتھولک سکولوں کی شہرت دیکھ کر ایک عیسائی سینٹ کے نام پر ایک مسلم ادارہ قائم کیا اور اس میں داخلوں کا انتظام کرنے کے لیے ایک سابقہ نن کو ملازم رکھا۔ چرچ اپنے ان سکولوں میں تبدیلی مذہب کی کوششوں پر زور دینے کی بجائے قبولیت کی فضا پیدا کرنے کی امید رکھتا ہے۔ ایک ساتھ رہنے اور روزمرہ کی زندگی میں دوسرے کے ساتھ عام مسائل میں مدد ہی ان کے نزدیک بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔

(رپورٹ۔ کیتھولک ہیرالڈ)

انڈونیشیا

قدیم باشندوں کے لیے مکانات اور سماجی مراکز کے منصوبے

جزائر ملوکس کے قدیم باشندے، جنہیں انڈونیشیا کی حکومت نے نظر انداز کر رکھا ہے۔ اپنے خراب رہائشی حالات کی وجہ سے کیتھولک چرچ کے لیے تشویش کا باعث بنے ہوئے ہیں۔